

تا کجا اے آگہی! رنگ تماشا باختن
چشم و اگر دیدہ، آغوش و دایع جلوہ ہے
فارسى والے زالو کو آئینہ بھی کہتے ہیں۔
چونکہ غور و فکر کے وقت
انسان عموماً گھٹنے پر سر
رکھ لیتا ہے۔ اس لیے

اختراع : ایجاد

شرح : بلاشبہ حسن بالکل بے پروا اور بے نیاز ہے۔ برائیں ہمہ اسے
جلوہ آرائی کا خاص شوق ہے۔ گویا وہ برابر جلوے کی متاع کا خریدار چلا
جاتا ہے۔ وہ زالو پر آئینہ رکھ کر بناؤ سنگار کرتا ہے تو مقصد یہ ہوتا ہے
کہ جلوہ آرائی کے نئے نئے طریقے سوچے۔

۲۔ لغات۔ رنگ باختن : رنگ شکستن یعنی رنگ کا بدلنا
اور متغیر ہونا۔

شرح : اے علم و شعور! تم کب تک عالم امکان کے دیکھنے کا رنگ
بدلتے رہو گے؟ یعنی کب تک مختلف صورتوں میں اس دنیا کی چیزوں پر نظریں
جمائے رکھو گے؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ آنکھ ایک مرتبہ کھلتی ہے تو مطلب
یہ ہوتا ہے کہ جلوے نے رخصت کے لیے آغوش کھول دی ہے؟ گویا وہ
اس درجہ آنی و فانی ہے کہ ہر ایک جھپکنے میں رخصت ہوتا چلا جا رہا ہے۔

۱۔ شرح : جب تک دہان زخم نہ پیدا کرے کوئی

اے محبوب حقیقی!

تجھ سے گفتگو کا راستہ

اس وقت تک کھلنا

مشکل ہے۔ جب

مشکل کہ تجھ سے راہِ سخن واکرے کوئی

عالمِ غبارِ وحشتِ مجنوں ہے سر بسر

کب تک خیالِ طرہ یابی کرے کوئی